

## 14304 - کرائے والی چیز کا کرایہ ختم ہونے پر ملکیت کے حقوق حاصل ہونے کا حکم

### سوال

اس وقت بہت سے بنک اور کمپنیاں ہیں جو گاڑی کرائے پر دیتے ہیں مثلاً ایک سال کرائے پر جس کا ماہانہ کرایہ معلوم ہوتا ہے اور کرائے کی مدت ختم ہونے پر یہ گاڑی کرائے پر لینے والی کی ملکیت ہوجائے گی، اور اگر کرائے کی مدت پوری نہ کرے تو وہ گاڑی کمپنی یا بنک کی ملکیت میں واپس چلی جائے گی اور کرائے پر حاصل کرنے والے کو قسطیں واپس لینے کا کوئی حق نہیں اس فعل کا حکم کیا ہے ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

یہ معاملہ کرایہ ختم ہونے پر ملکیت کے نام سے جانا جاتا ہے، اور اس میں معاصر علماء کرام کا اختلاف ہے، اور اس کے حکم میں سعودی عرب کے کبار علماء کرام کمیٹی کا بیان جاری ہوا ہے جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:

" کرایہ ختم ہونے پر ملکیت بننے والی چیز کے موضوع میں کبار علماء کرام کمیٹی نے غور خوض کیا اور بحث وتمحیث کے بعد مجلس کے اکثر ارکان نے اس معاملہ کو شرعاً ناجائز قرار دیا اس کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

اول: اس میں ایک ہی چیز پر دو عقد اور معاہدے جمع ہیں اور ان میں سے کسی ایک پر نہیں ٹھہرتا اور یہ دونوں عقد حکم میں بھی ایک دوسرے سے مختلف اور منافی ہیں.

بیع فروخت کردہ چیز کو بعینہ اس کے منافع سمیت گاہک کی طرف منتقل کرنا واجب کرتی ہے، تو اس وقت فروخت کردہ چیز پر کرائے کا معاہدہ کرنا صحیح نہیں اس لیے کہ یہ گاہک کی ملکیت ہے، اور اجارہ یعنی کرائے پر دینا کسی چیز کا نفع کرائے پر لینے والے کی طرف منتقل کرنا واجب کرتا ہے.

اور فروخت کردہ چیز کا خریدار بعینہ اور اس کے منافع کا ضامن ہے لہذا اس کا بعینہ تلف ہوجانا یا نفع ختم ہونا خریدار کو نقصان ہے ان دونوں میں سے بائع یعنی فروخت کنندہ کی طرف کچھ بھی واپس نہیں جاتا، اور کرائے پر حاصل کردہ چیز بعینہ مالک یعنی کرائے پر دینے والا اس کا ضامن ہے لہذا اس کا بعینہ تلف ہوجانا یا اس کا نفع ختم ہونا کرائے پر دینے والے کے ذمہ میں یعنی نقصان مالک کا ہوگا الا یہ کہ کرائے پر حاصل کرنے والے کی جانب سے کوئی زیادتی اور کوتاہی سرزد ہوئی ہو.

دوم: کرایہ معاہدہ میں بیان کی گئی قیمت کے حساب سے سالانہ یا ماہانہ اقساط میں مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ قیمت اس میں پوری ہو جسے بائع اس وجہ سے اجرت شمار کرتا ہے کہ وہ اپنے حق کو محفوظ کرسکے اس طرح خریدار کے لیے وہ چیز بیچنی ممکن نہیں رہتی۔

اس کی مثال یہ ہے کہ: اگر وہ چیز پچاس ہزار ریال کی ہے اور رواج کے مطابق اس کی اجرت ماہانہ ہے تو اس کی اجرت دو ہزار مقرر کی گئی جو کہ حقیقتاً قیمت میں ایک قسط ہے حتیٰ کہ مقرر کردہ قیمت پوری ہو جائے، مثلاً اگر وہ آخری قسط دینے سے عاجز ہو تو بعینہ وہ چیز واپس لے لی جائے گی اس لیے کہ وہ اجرت پر لی گئی شمار ہوتی ہے اور اس کی اجرت میں جو رقم حاصل کی گئی ہے واپس نہیں کی جائیگی اس لیے کہ اس نے اس کا نفع حاصل کیا ہے۔

اس میں جو ظلم و ستم ہے وہ کوئی مخفی نہیں کہ آخری قسط پوری کرنے کے لیے وہ قرض لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

سوم: یہ اور اس طرح کے دوسرے معاہدوں نے قرضوں کے متعلق فقراء کو تساہل کی طرف دھکیل دیا ہے حتیٰ کہ بہت سے حقوق مشغول اور ضائع ہو چکے ہیں، اور بعض اوقات تو قرض دینے والے فقراء کے ذمہ اپنے حقوق ضائع ہو جانے کے باعث افلاس تک پہنچ جاتے ہیں۔

مجلس کی رائے یہ ہے کہ دونوں فریق صحیح طریقہ اختیار کریں وہ یہ ہے کہ: وہ چیز فروخت کر دیں اور اس کی قیمت پر اسے رہن رکھ لیں اور اس کے لیے اپنے پاس وہ معاہدہ کی کاپی یا گاڑی کے کاغذات وغیرہ رکھ لیں۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

اس بیان پر کبار علماء کمیٹی کے مندرجہ ذیل علماء کرام کے دستخط ہیں :

الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ

الشیخ صالح اللحیدان

ڈاکٹر صالح الفوزان

الشیخ محمد بن صالح العثیمین

الشیخ بکر بن عبداللہ ابو زید



والله اعلم .